رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۵۰

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

بے شرم ہے جس کو نہیں الفت ہے وطن کی	اک شعبۂ ایمان محبت ہے وطن کی
گھر بار فدا جس پہ وہ عزت ہے وطن کی	ہر قوم میں ہے جذبۂ ایثار اسی سے

کاکوری اخبار

ایڈیٹر - ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم کاکوروی

چمکے بھارت کیلئے جگر پاکستان کیلئے ہے

جلد ۲ — کاکوری دوشنبہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۵۶ء — نمبر ۱۹

...t High Secondary School
Bahraich

یادِ رفتگاں

حکیم حکیم الدین علوی برق کاکوروی مرحوم

حکیم حکیم الدین نام برق تخلص تھا۔ ۱۸۹۸ء میں قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربی فارسی کی کتب میں پائی۔ گیارہ سال کی عمر میں درسیات نظامیہ سے فارغ ہو گئے۔ بارھویں سال میں قدم رکھا تھا کہ والد بھی مولانا محمد نعیم الدین نسیم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے حل مسائل میں علم پڑھانے کا قوی امکان تھا۔ اثر خاتمی جس وقت کسی کو پڑھانا چاہتا ہے تو تھوڑی سال بیدار کر دیتا ہے۔ ... آپ کے ساتھ ... آپ کے ماموں حاذق ... مولانا حکیم محب علی ... مولانا محسن کاکوروی تھیں بچا صاحبان نے ... کہیں ایسا ہو کہ یہ ہونہار لڑکا باپ کی غیر موجودگی میں ... اس کمی کو ... ہو جائے اور بڑھتی ہوئی علمی و دینی صلاحیتوں پر پانی پڑ جائے۔ بس یہی خیال آپ کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ تھا اور یہ ... بزرگوں نے کوشش کر کے ... اسکول میں ... کر دیا اس اسکول میں ... خاندانی ... تعلیم حاصل کی اور آخری سال میں خاندار کامیابی نصیب ہوئی۔ بالخصوص انگریزی میں امتیازی نمبر حاصل کئے۔ اس خوشی میں اساتذہ نے ... لیا اور ... بزرگوں کو ... خطوط لکھے۔ ... بزرگوں کی ... صحبت کا نتیجہ تھیں ... سال کی عمر میں آپ میں عربی فارسی کا ماہرانہ مذاق پیدا ہو گیا تھا۔ یوں تو دس سال کی عمر سے آپ شعر و شاعری کا فطری شوق تھا بعض اوقات اس کم عمری میں ایسے بہتر اشعار کہتے تھے کہ ... برق کی طبیعت شعر و سخن ہی کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبان پر ... قدرت عطا کی تھی۔ ... ایک جلسہ میں ... اپنے ... بات تھی۔ آپ کو مولانا محسن اور امیر مینائی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ چالیس سال گورنمنٹ کی ملازمت کی۔ ملازمت کے لیے انٹرنس کی شرط عائد کی گئی اس لیے آپ نے انٹرنس پاس کیا بعد ازاں منشی فاضل اور مولوی فاضل کی ڈگریاں علی گڑھ میں حاصل کیں۔ ... کے ساتھ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ فاضل ادیب اور حاذق طبیب تھے۔ طب کی تعلیم آپ نے اپنے ماموں حکیم مولانا محب علی سے پائی تھی۔ ... حکومت نے ... خطاب سے سرفراز فرمایا۔ ۱۹۵۳ء میں آل انڈیا مشاعرہ میں آپ کو ایک طلائی میڈل اور سراج الشعراء کا خطاب ملا۔ ... صاحب سے خلافت ... تمام خوبیوں کے آپ ... اور قدیم وضع کے پابند تھے ... میں ادبی محفلوں کے شمع رواں شمار ہوتے تھے۔ افسوس اردو ادب کو خدنگ ... کا چمکتا ہوا ... کے روز اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

نمونہ کلام

وہ بھی دن تھا کہ ملک و صاحب کلاں ہم تھے
بلفت کشور میں بجا کرتا تھا ڈنکا اپنا
کیا سبب تھا یہ سبب تھا کہ بفضل باری
فاتحیں ایسی کہ دنیا میں نہ تھی جن کی مثال
روشنی پھیلی تھی دارین میں جن کی ہر سو
کبھی بھولے نہ خزاں ہو کے شگفتی تھی جدھر
تھی نہ ثروت نہ کبھی تیغ و تبر کی ہم کو
جب مشکلات کی کی ... تھی کو یا پیشی
رحمت حق کی واقع ہوا ... ایسی
... پریشانی نے ہم کو گھیرا

فاتح روم تھے اور شام و بدخشاں ہم تھے
حکمراں بر سر تخت سلیماں ہم تھے
ہست شاہ عرب فخر رسولاں ہم تھے
... رستم تھے ... نریماں ہم تھے
... تھے وہ ہم ... ہم تھے
فصل گل جس پہ تھی ... گلستاں ہم تھے
نفی و اثبات کی ... ہم تھے
... تھے
کون سوقت تھا ...
... دنیا ہو گا
... کچھ

کس لیے ہو کچھ اثر سوز میں اور ساز میں
کچھ ... ہوں ... عفت ...
ہے وہ حقیقت جہاں ... کہاں
... بھری ... بھری
قانع اسی پہ ... نہ اپنے بچہ کچھ
شان ہے بندگی کی یہ حاصل زندگی ہے یہ
شان تھی عشق کی ... برق ... بھی ...
اشنا بیری کا ... کسی کا ...
...

دیگر

ڈھونڈے کوئی ناز میں فرد کوئی نیاز میں
خود ہے ... جب ... کعبہ خانہ ساز میں
ڈھونڈتا ہوں یہاں وہاں جلوہ گر مجاز میں
طرز میں ... بھری ... ساز میں
کچھ نہیں ... ستم ... راز میں
سر نہ اٹھے نماز سے سر جو جھکے نماز میں
... نرم اور کوئی سوز میں ... ساز میں
... ناز میں
...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

کاکوری یکم اکتوبر ۵۲ء

گھوارہ ٹیکس کی اندھا دھند تشخیص

فہرست کا نکالا جانا کہ قصبہ میں ایک ہل پائی گئی دوسرے تیسرے ہی دن عام باشندگان کاکوری کا ایک جلسہ اسپتال کے میدان میں ہوا سات اشخاص کا ایک وفد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے باشندگان وطن کا دکھ درد بیان کیا۔ کہا جاتا ہے کہ موصوف نے غور فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تشخیص غیر منصفانہ اور غیر قانونی ہے ہم ذمہ دار حکام سے یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ وہ یہ معلوم کریں کہ یہ ٹیکس کس اصولی نقطہ نظر سے لگایا ہے یا اندھا دھند۔ واقف کار ذمہ داروں نے تشخیص کیا یا نیکو بال اور قانون گو نے۔ فہرست بتلاتی ہے کہ غیر ذمہ داران اور ناواقف ہاتھوں کی جنبش ہے مقصد صرف پریشان کرنا ہے۔ حکام شاید بھول گئے۔ چار ہی چھ سال کا واقعہ ہے اے۔ جی۔ کیر صاحب نے ایک مناسب قائم کر دیا تھا ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کون سی ترقی کاروبار میں ہوئی ہے۔ کون سا کاروبار نیا چلا ہے۔ کون سی آمدنیاں بڑھیں ہیں۔ زمینداریاں ختم کر دینے کے بعد سفید پوش بھی کنگال ہو چکے۔ یہ تو ذرا کوئی بھی بتلا سکتا ہے کہ کتنا روپیہ باہر سے آتا ہے بیچارہ کسان ہر طرف سے یوں ہی پس رہا ہے۔ روٹی و روزی کے لیے خود ہی محتاج ہے بقلق تو اس کا ہے کہ حکام ان تمام پریشانیوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی اضافہ ٹیکس کو کیسے منصفانہ اور جائز قرار دے رہے ہیں۔ ہم حاکم پرگنہ صاحب۔ تحصیلدار صاحب خصوصاً صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے بادب عرض کریں گے کہ وہ خود اس طرف [illegible] کو ٹھیک [illegible] درست ہے

ایصال ثواب

از صلاح الدین احمد آسیر کاکوروی

بسلسلہ گذشتہ

تو اس کو جلدی دفن کرو اور اس کے سر کے سورۂ بقرہ کی پہلی آیتیں (یعنی مفلحون تک) اور اس کے پاؤں کے پاس سورہ بقرہ کا خاتمہ (یعنی آمن الرسول الخ) پڑھی جائے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی اور کہا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمرؓ پر موقوف ہے۔ ابن قدامہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اندھا قبر کے پاس قرآن پڑھتا تھا امام حنبلؒ نے دیکھ کر اس کو منع کیا اور کہا کہ قبر کے پاس قرآن پڑھنا بدعت ہے۔ محمد بن قدامہ جوہری نے امامؒ سے کہا کہ آپ مبشر حلبی کو کیسا جانتے ہیں کہا کہ وہ ثقہ ہے یعنی اعتباری آدمی ہے محمد بن قدامہ نے کہا کہ مبشر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ دفن کرنے کے بعد اس کے پاس سورہ بقرہ کی پہلی آیتیں اور اس کا خاتمہ یعنی پچھلی آیتیں پڑھی جائیں اور کہا کہ میں نے ابن عمرؓ کو یہی وصیت کرتے سنا تھا۔ امام احمدؒ نے یہ سنکر کہا کہ لوٹ جا اور اس سے یعنی اندھے سے کہدے کہ پڑھے۔ امام احمدؒ نے ایک اندھے کے پیچھے کہ قبروں پر قرآن پڑھا کرتا تھا نماز پڑھی اور نبی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص گورستان میں جائے اور سورۂ یٰسین وہاں پڑھے اس دن ان سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے اور اس گورستان میں جس قدر مدفون ہوں اسی قدر اس کو حسنات ملتے ہیں اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص والدین کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے اور ان کی قبروں کے پاس سورہ یٰسین پڑھے اس کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔

(ریاض الصالحین جلد دوم صفحہ [illegible] مصنفہ امام نوویؒ)

بدعت ہے ان کو تحقیق کرنا چاہیے۔

قال اللہ تعالیٰ۔ والذین جاؤمن بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔ (سورہ حشر ع)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ پیچھے آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر رہے ہیں مغفرت کر۔

(یہ آیت بھی فرزند صالح کے دعا کرنے کی تائید میں صریحی دلیل ہے)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں ناگہاں فوت ہو گئی اور میں جانتا ہوں کہ اگر اس کو کلام کرنے کی فرصت ملتی تو ضرور صدقہ کرتی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو اجر ملے گا آپؐ نے فرمایا ہاں یعنی اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ متفق علیہ (ق) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا ثواب میت کو پہونچتا ہے اور ایسا ہی دعا اور قرض کا ادا کرنا جو میت کے سر ہو میت کو پہونچتے ہیں اس پر سب کا اجماع اور روزہ کے پہونچنے میں اختلاف ہے۔ جب میت کے ذمہ روزے ہوں تو اگر وارث اس کی طرف سے ادا کرے تو احادیث صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ ادا ہو جاتے ہیں اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک سب عبادتوں کا ثواب میت کو پہونچتا ہے۔

(ریاض الصالحین صفحہ [illegible] جلد دوم از امام نوویؒ)

مذکورہ بالا احادیث سے میت کے لیے ایصال ثواب کے طور پر قرآن پڑھنے نیز صدقہ دینے میں جواز کا فتوے صادر ہوتا ہے اور مروجہ فاتحہ سوائے رونق کے کچھ نہیں ہوتا اب رہا یہ کہ فاتحہ کرکے خود کھانا اور اعزہ کو تقسیم کرنا جائز نہیں اس کے لیے یہ عرض ہے کہ صدمہ [illegible] ماں اور باپ کو [illegible] جس پر احادیث [illegible] مبارک کر لیجئے۔

[illegible]

خود حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھر والوں پر اس میں امید ثواب کی رکھتا ہے تو وہ صدقہ ہے اس کے لیے۔ (صحیح مسلم)

انسؓ نے کہا ابو طلحہ انصاریؓ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال ان کا بیرحا ایک باغ تھا مسجد نبوی کے آگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی نوش فرماتے تھے انسؓ نے کہا جب یہ آیت اتری۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ ترجمہ:۔ کہ ہرگز نہ پہونچو گے تم نیکی کی حد تک جب تک نہ خرچ کرو گے اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں۔

تو ابو طلحہؓ کھڑے ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہونچو گے تاوقتیکہ اپنا محبوب مال اس کی راہ میں خرچ نہ کرو اور میرے سب مالوں میں زیادہ محبوب بیرحا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اس کے ثواب کا اور اس کے آخرت میں جمع ہو جانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں سو اس کو آپ جہاں چاہیں رکھدیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو۔ پھر اس کو ابو طلحہ نے اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔ (صحیح مسلم)

میمونہؓ بنت حارث سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اس کا ذکر کیا میں نے

(باقی آئندہ)

(بقیہ کالم ۱) کیا گیا کہاں تک جائز و حق بجانب ہے دفعہ [illegible] اودھ ایکٹ میں صاف الفاظ ہیں۔ رقم کا تعین کمیٹی ہر سال کرے گی۔ اسی دفعہ کے آخر میں ہے اگر ٹاؤن ایریا کے انتظام کا معیار بڑھانے کے لیے مجسٹریٹ ضلع ضروری سمجھتا ہے تو وہ اپنے وجوہ قلمبند کرنے کے بعد معاملہ پنچایت کے پاس مزید غور کے لیے بھیجے۔ اگر پنچایت پھر بھی مجسٹریٹ کی رائے سے اتفاق نہ کرے تو مجسٹریٹ ضلع اپنی اختلاف کے وجوہ لکھکر اگر مناسب سمجھے تو کمشنر صاحب کے پاس بھیجے جن کا حکم اس معاملہ میں قطعی ہو گا۔" موجودہ عمل اسکے بالکل خلاف

احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس [illegible] دفتر کاکوری سے [illegible]

کھلا خط

از طارق حنیف علوی

میری مفلسی سے بچ کر کہیں اور جانے والے
یہ سکون دل سے گا تجھے ریشمی گلی میں

میری عفو! آج پھر تم بہت یاد آرہی ہو ...... صبح ازل بھر کی منزل طے کرکے اپنے روشن چہرے پر نقاب ڈالنے والا ہے ...... ساری دنیا غمگین نظر آرہی ہے۔ فضا میں خاموشی ...... درختوں پر سکتہ کا عالم ...... اور منظر میں ایک اضطرابی کیفیت ہے ...... لوگ کہتے ہیں کہ شام عموماً غمگین ہوتی ہے ...... لیکن کیا لوگوں کا بنایا ہوا ہر قانون اور اصول ٹھیک ہی ہوتا ہے ......؟

شاید یاد تم کو یاد ہو گا کہ میری تم سے آخری ملاقات اس وقت ہوئی تھی ...... جب میں بھائی جان کی شادی میں تمہارے یہاں گیا ہوں ...... تو تم اپنی سہیلیوں میں مجھ کو تنہا نظر آرہی تھیں ...... میں خاموش بیٹھا ہوا تم کو دیکھ رہا تھا ...... تمہاری سنجیدہ شرارت مجھے بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی ...... جب تم کمرے میں داخل ہوتیں، مجھے ترچھی نگاہوں سے دیکھ کر چلی جاتیں ...... میں دل ہی دل میں سوچ رہا تھا ...... تم مجھ کو بھی برابر دیکھ کیوں رہی ہو ...... جب کہ عام طور سے میرے تمام دوست مجھ کو کلین شیو کرنے پر نسوانی نفرت کا حامل کہتے تھے ...... بہرحال میں تمہاری پسندیدگی کی وجہ نہ دیکھ سکا ...... بعد میں میری چھوٹی بہن رضیہ سے معلوم ہوا کہ ...... تم اپنی سہیلیوں میں میرا مذاق اڑا رہی تھیں ...... لیکن میں نے دیکھا کہ تمہارا مذاق اڑانا ہی آگے چل کر مجھ سے دلچسپی کا باعث بن گیا ...... میں جب کبھی بھابی کے یہاں جاتا ...... تم بھی آکر وہاں فوراً بیٹھ جاتیں ...... اور اپنے نازک ہاتھوں سے بنائے ہوئے میٹھے پانوں سے مجھ کو شرمندہ کرتی رہتیں ...... رفتہ رفتہ تم مجھ سے بے تکلف ہو گئیں اور بہت جلد تمہارا یہ شدید مجھ پر بےکار حجر ہونے لگا ...... بھابی بھی کہیں جائیں میں نے چارہ دن کا معمول بنا لیا ...... اب تم مجھ سے مذاق بھی کرنے لگی تھیں اور اس کا ہلکا ہلکا احساس بھابی کو بھی ہونے لگا ...... اور اسی وجہ سے میں نے بھی جانا قدرے کم کر دیا ...... جس پر تم نے اکثر شکایت بھی کی ...... یہ مروت کے خطاب سے بھی نوازا ...... میرے دل میں تمہاری محبت کا احساس ...... اور تمہارا خیال روز دن میں لگی ہوئی آگ کی طرح بڑھتا ہی گیا ...... لیکن ایک دن وہ بھی آگیا جب کہ میری چھٹیاں ختم ہو گئیں ...... یونیورسٹی کھل جانے کی وجہ سے مجھ کو علی گڑھ جانے کی تیاریاں کرنی پڑیں ...... میری وہاں تم سے آخری ملاقات بھابی کے یہاں باہر بلیغ میں ہوئی تھی ...... تم نے مجھ سے ہمیشہ یاد رہنے کا وعدہ لیا تھا ...... اور میں نے بڑھ کر تمہارے دونوں نازک ہاتھوں کو چوم لیا تھا ...... آخرکار میں وہاں سے روانہ ہوا۔ راستہ بھر تمہارا خیال ستاتا رہا ...... یہاں پہنچتے ہی یونیورسٹی کھل گئی تھی۔ کئی دن تک یونیورسٹی میں بھی دل نہیں لگا ...... اس کے بعد تمہارے خطوں نے مجھ کو اطمینان بخشا ...... تمہارے خطوط مجھ کو برابر ملتے رہے ...... لیکن کچھ دنوں کے بعد وہ بھی بند ہو گئے جس کا سبب میں نہ سمجھ پایا ...... آج ابا نے رضیہ کے نام تمہارا خط دیا ...... اور تم نے اپنی شادی کا تذکرہ کیا ہے ...... لیکن میں مجھے معلوم تک نہیں ...... وہ خط مجھ کو رضیہ کی میز پر رکھا ہوا ملا ...... جس سے معلوم ہوا کہ تم نے کوئی نیا ہمسفر تلاش کر لیا ہے ...... خیر مبارک رہے ...... لیکن یہ بتاؤ کہ اب بے مروت ہم ہیں یا تم ...... ؟ یونیورسٹی کے آنے کے بعد میرا دل برابر درد و کرب کی چبھنوں میں پس رہا ہے ...... دل کو کوئی چیز بھی ہوئی مسلسل ملا ہے ...... دنیا مجھے اپنا مذاق اڑاتی ہوئی معلوم ہوتی ہے ...... شام کا سناٹا ناگ کی طرح ڈس رہا ہے ...... میں جھیل کے کنارے پڑے ہوئے ایک پتھر پر بیٹھا تم کو یہ خط لکھ رہا ہوں ...... تمہارا بھولا بھالا چہرہ اور نرگسی آنکھیں، گھونگھر والے بال جن میں اکثر میں نے اپنے دیئے ہوئے گلاب کے پھول لگے دیکھے ہیں ...... جنا کی مرتی ...... میں تمہاری ان دنوں ...... ہوا کر میرے واسطے دلچسپی کا ......

تمہاری شادی کی بہت خوشی ہے۔ میری طرف سے تم کو اور راجی صاحب کو مبارکباد قبول ہو ...... اس جانب سوچ رہا ہوں تم کو اس مختصر داستان کا تحفہ بھیج رہا ہوں ...... جو میرے لئے بہتر ہے ...... یہ خط تم کو اس وقت ملے گا جب تم کسی اور کی ہو چکی ہو گی ...... لیکن میرا خیال کرکے کسی غیر سے کو تلاش کرنے لگو گی ...... اس کے ساتھ تمہارے تمام خطوط بھی ارسال ہیں ...... تاکہ اب میرے پاس کوئی ثبوت نہ رہ سکے ...... انہی کو جلا کر تم زندگی کا صحیح کیف حاصل کر سکو ...... زیادہ اور کیا لکھوں سوائے اس شعر کے جو ابھی لکھا ہے ......

شعر

میں اپنی داستاں پر تم کو کس طرح سناؤں
میں وہ ہوں جس کی بستی سر راہ لٹ چکی ہے

فقط

"قابل فراموش" "ط"

پاکستانی ڈاک

مظہر علی علوی صاحب ابھی اسپتال میں زیر علاج ہیں تکلیف میں قدرے کمی ہے خدا جلد صحت دے۔

جناب فہیم الدین صاحب نواسہ ڈاکٹر معز الدین صاحب کراچی میں ایک فرم کمپنی میں ملازم ہو گئے ہیں۔

سعیدہ اکبر علی کو بخار اور نزلہ کی شکایت ہو گئی تھی علاج ہو رہا ہے۔ پہلے سے طبیعت بہتر ہے۔

کمال عباسی آجکل کراچی آئے ہوئے ہیں چند دن کے بعد اپنے کام پر واپس چلے جائیں گے۔

بیگم عقیل کراچی اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں کراچی آنے والی ہیں۔

والدۂ اقبال علی جو اس طرف معدہ و جگر کی خرابی کی وجہ سے علیل ہو گئی تھیں اب طبیعت درست ہے۔

جناب انوار احمد علوی کے گھٹنے میں درد کی شکایت ہو گئی تھی ۱۵ میں دن مالش کرائی گئی جس سے اب تکلیف میں بہت کمی ہے۔

سمیع الدین کرمانی صاحب جو وطن واپس ہونے والے تھے دفعتاً علیل ہو جانے کی وجہ سے دو ایک ماہ تک سفر کا ارادہ ملتوی ہے۔

محمد فصیح علوی صاحب کو بخار آگیا تھا کئی دن دفتر نہ جاسکے کمزور ہو گئے ہیں دفتر جانے لگے ہیں۔

جناب افتخار علی عباسی مع صاحبزادی وغیرہ آج کل کراچی آئے ہوئے ہیں۔

بیگم ثریا عباسی یورپ کے سفر سے ۱۰ اکتوبر کو واپس آرہی ہیں۔

حیدرآباد کی خبریں

خدا کے فضل سے سردار علی عباسی کی بچی نے چیچک کے مرض سے صحت پائی اور غسل صحت کر لیا۔

۱۵ ستمبر کو حضرت حافظ عثمانی بنت مولوی مشیر الدین احمد صاحب کے یہاں بچی ...... کی کامیابی پر ...... شریک ہوا اور اپنی سہیلیوں ...... احباب عزیز کا عم ......

کو چائے پانی کی دعوت دی گئی۔

مصلح الدین احسن کی کمر میں آجکل بھی درد ہے ڈاکٹر اسے عرق النسا تجویز کرتے ہیں اب ہومیو پیتھک علاج ہے۔ خدا کے فضل سے ابھی کمر کی قائم نہیں اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف دی جاتی ہے۔

ٹیکس کے خلاف پبلک احتجاج
سید علی ظہیر صاحب کا تسلی بخش جواب

کاکوری ٹاؤن ایریا ٹیکس کے خلاف باشندگان کاکوری کا چار پانچ سو کا مجمع زیر سرکردگی منشی شکور علی صاحب بابو رام گپتا۔ سکندر بیگ قدرؔ بوساطت رام کشور رستوگی۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ وزیر قانون و انصاف سید علی ظہیر صاحب سے ملا۔ بورڈ مجمع وکٹوریہ پارک چوک سے جلوس کی شکل میں نعرے لگاتا ہوا کونسل چیمبر تک گیا۔ سید علی ظہیر صاحب چیمبر سے باہر تشریف لائے۔ باشندگان کاکوری کی فریاد سنی اپنی تقریر میں موصوف نے کاکوری سے واقفیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ موصوف نے دوران تقریر میں اس کا بھی اعتراف کیا کہ مجھے علم ہے کہ اس مرتبہ واقعتاً ٹیکس زیادہ باندھا گیا ہے میں کاغذات منگوا کر خود دیکھوں گا اور ٹیکس یقیناً کم ہوگا۔ آپ لوگ زیادہ پریشان نہ ہوں۔

کامل خاں صاحب مستعفی ہو گئے

مکرمی ایڈیٹر صاحب کاکوری اخبار!

سلام علیکم۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اخبار میں مندرجہ ذیل خبر اسی اشاعت میں چھاپ دیں۔ میں ممنون ہوں گا۔

میں نے کاکوری ٹاؤن ایریا کی ممبری سے استعفا دے دیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میں ممبری کی اس کرسی پر بیٹھوں جو پبلک نے مجھے سونپی تھی۔ اور اب اس کرسی کے گرد غریب پبلک کی آہوں کا دھواں چکر لگا رہا ہے۔ مجھے عوام پر لگائے گئے ٹیکس کا جو ایس۔ ڈی۔ او آفس کی طرف سے لاد دیے گئے ہیں سخت افسوس ہے۔

محمد کامل خاں

محمد ظہیر صاحب بھی مستعفی

کافی مرتب ہو رہی تھی کہ یہ خبر ملی ہے کہ محمد ظہیر صاحب چودھری محلہ وارڈ کا استعفا بھی چیرمین صاحب کے حوالے کر دیا گیا۔ ساتھ ہی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دیگر دو چار ممبران بھی پر تول رہے ہیں بہت امکان ہے کہ دو ایک دن میں یہ استعفے بھی گذر جائیں۔

غیاث الدین کی علالت

غیاث الدین کی علالت کی مختصر خبر کہیں پر ہم دے چکے ہیں بعد میں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف کی علالت ... صورت اختیار کر لی ... ڈاکٹروں نے ... جانچ کینسر تجویز کیا ہے ... رہے ہیں۔

مشہور قلمی باغات فروخت
مشہور قلمی باغات برائے فروخت

فضل باغ و سنبل باغ سندیلہ ضلع ہردوئی کے مشہور قلمی باغات واقع متصل ریلوے اسٹیشن مجموعی رقبہ تخمیناً اکیس بیگہ پختہ جس میں دسہری اور ثمر بہشت کے سلم چمن اور دیگر بہترین قلمی آم کے بلند و بالا درخت موجود ہیں۔ عمدہ قسم کے امرود کا بھی ایک انگچن ہے۔ برائے فروخت خریداران صاحبان نیچے دیئے ہوئے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

المشتہر

مالک باغات جناب حافظ ڈاکٹر سید معراج رسول صاحب

لال بنگلہ اے بی کارڈس

حیدرآباد دکن

حالاتِ وطن

جب تک ماہ دو ماہ گذر نہ جائیں کوئی صحیح رائے قائم کرنا قبل از وقت ہوگا بظاہر تو کچھ ہوشیار معلوم ہوتے ہیں۔

سجاد حسن جناب ڈھاکہ کی خبر ہے کہ موصوف نے چند روز قبل سے باوانی ٹیکسٹائل مل ڈھاکہ میں کام شروع کر دیا ہے۔

حافظ منظور حسن صاحب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ۱۰ ستمبر کی شب میں پاکستان روانگی کا مصمم ارادہ کر چکے تھے مگر دفعتاً دمہ کی تکلیف بڑھ جانے کی وجہ سے جس کا علاج اپریل سے ہو رہا تھا مگر مرض بڑھتا ہی گیا ہومیوپیتھک معالجین بڑی بڑی طاقتوں میں دوائیں استعمال کراتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ تکالیف شدت پکڑ گئیں اور آزادانہ نشست و برخاست مشکل ہو گئی۔ اور مجبوراً موصوف کو اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ اب ڈاکٹر محمد احمد صاحب ہومیوپیتھک علاج کر رہے ہیں۔ مرض میں خفت محسوس کی جا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی عنایت فرمائے۔

یونس حسن صاحب فرزند کاکوروی ایم اے ۲۰ ستمبر کو تین ماہ کے عارضی پاسپورٹ سے پاکستان اعزا سے ملنے تشریف لے گئے۔

مولوی غیاث الدین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف تین ہفتوں سے برابر علیل ہیں باری تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے۔

رؤف فیدا موصوف کے بارے میں یہ معلوم کر کے دلی مسرت حاصل ہوئی کہ اب الحمد للہ بتدریج صحت یاب ہو رہے ہیں اور ذات باری سے امید قوی ہے کہ مہینہ بیس دن کے اندر اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنے کار منصبی ادا کر سکیں۔

بیگم معین احمد صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا کہ موصوفہ پر درد گردہ کا شدید حملہ ہوا جو بیس گھنٹے انتہائی پریشان کن تکلیف رہی۔ مقامی ڈاکٹر صاحب نے مارفیا کا انجکشن دیا۔ درد میں تخفیف ضرور ہو گئی ہے مگر ابھی تک دردِ ... سے تکلیف ہوتی ہے۔

تبادلے۔ مسٹر ڈپٹی ... کاکوری محمد والنت کا تبادلہ بانگرمئو ضلع اناؤ ہو گیا تھا۔ ان کی جگہ پر مسٹر شیبا دوبی آگئے ہیں۔

چوا ... کا تبادلہ ... [illegible] ... صاحب عباسی کی ... [illegible]

منشی اکرام حسین صاحب کا انتقال

مرحوم بزرگ منشی تجمل حسین مرحوم کے بیٹے تھے عمر کا بیشتر حصہ ملازمت میں گزارا پنشن کے بعد سے گوشہ نشینی سی اختیار کر لی تھی۔ بہترین خوبیوں کے حامل تھے۔ قدیم وضع و قطع، پرانی معاشرت کے دلدادہ تھے۔ مرنجان مرنج زندگی گذاری۔ اسلاف کے عادات و خصائل کے سچے نمونہ تھے۔ محبت و شفقت جو بہر خصوصی تھا اس طرف سے ایسے پڑے کہ روز بروز گرتے ہی گئے۔ آخر کار ۲۰ ستمبر کو روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہمیں اس حادثہ میں مرحوم کی عزیزہ بیوہ۔ غمگین بیٹے اور بیٹی سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عنایت کرے۔

مرحوم اپنے آبائی قبرستان باغ بخلوا کاکوری میں سپرد خاک کیے گئے۔

لالہ چند بھال سنگھ بھی گنگا شرن ہو گئے

یہ خبر بھی حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ۲۰ ستمبر لالہ چند بھان بھی سرگباشی ہو گئے۔ اس سے انکار نہیں کہ قصبہ ایک جہاندیدہ بزرگ سے خالی ہو گیا۔ بابو ترلوکی سنگھ کے چچا تھے۔ ایسی ہی دو ایک تجربہ کار ہستیاں تھیں جن کی وجہ سے ملکی سیاست کے بادشاہی سیاست میں آپ کا قصبہ اپنے وقار کو برقرار رکھ پایا تھا لالہ جی کی آرتھی آخری رسوم کے لیے ... لے جائی گئی۔ ... رود ... کر سکے۔

... احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس ... سے ... چھپوا کر دفتر کاکوری ... شائع کیا ...